فون نمبر ۴۹

REGD. NO. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

سہ شنبہ ۴ محرم الحرام ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۲ وفا ۱۳۳۷ ہش ۲۲ جولائی ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۶۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ۱۸ جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ

پاؤں میں درد نقرس کی تکلیف ابھی باقی ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

امریکہ نے روسی تجویز کے متعلق دوست ملکوں سے مشورہ شروع کر دیا

اس بارہ میں برطانیہ اور امریکہ کے درمیان مکمل اتفاق رائے موجود ہے۔

واشنگٹن ۲۱ جولائی۔ امریکہ نے روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف کی تجویز کے متعلق دوست ملکوں سے صلاح مشورہ شروع کر دیا ہے۔ اس تجویز میں مسٹر خروشیف نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ کی موجودہ صورت حال پر غور کرنے کے لئے روس، امریکہ، برطانیہ، فرانس اور بھارت کے سربراہوں کی ایک کانفرنس ۲۲ جولائی کو بلائی جائے۔ یہ کانفرنس جنیوا، واشنگٹن یا کسی اور اہم مقام پر منعقد ہو سکتی ہے۔ انہوں نے یہ تجویز ان ملکوں کے سربراہوں کے نام ایک خط میں پیش کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ بھی اس میں شریک ہوں۔ مسٹر خروشیف نے تجویز پیش کی ہے کہ اس کانفرنس میں ایسے اقدامات پر غور کیا جائے کہ جن کی رو سے مشرق وسطیٰ میں فوجی تصادم کو روکا جا سکے۔ انہوں نے خط میں مغربی طاقتوں کو متنبہ کیا ہے کہ روس کے پاس ایسے میزائل موجود ہیں جو ایک براعظم سے دوسرے براعظم تک مار کر سکتے ہیں۔ مسٹر خروشیف کی اس تجویز کے متعلق کل امریکہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مسٹر خروشیف کے خط کا عنقریب جواب بھیجا جائے گا۔ کل اس بارہ میں صدر آئزن ہاور اور وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کے درمیان باہم تبادلۂ خیالات ہوا جس میں اعلیٰ افسران اور مشیروں نے بھی شرکت کی۔ اس کانفرنس کے بعد صدر آئزن ہاور نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ دوست ملکوں سے مشورہ کے بعد مسٹر خروشیف کے خط کا تعمیری جواب بھیجا جائے گا۔ امریکہ اس تجویز کے خلاف نہیں ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ اقوام متحدہ کے کام میں کسی قسم کی روکاوٹ نہ پڑے۔ — کل برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سلون لائڈ نے کہا اس بارہ میں میرے ملک اور امریکہ کے درمیان مکمل اتفاق رائے موجود ہے۔ کل لندن میں برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن نے روسی تجویز کے متعلق اپنی کابینہ کے کئی وزیروں سے مشورہ کیا۔ اس تجویز کے بارہ میں فرانس نے ابھی تک کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔

اردن کیلئے ایک کروڑ ۲۵ لاکھ ڈالر کی مزید امداد

پانچ امریکی طیارے تیل لیکر اردن پہونچ گئے

عمان ۲۱ جولائی۔ امریکہ نے اردن کو ایک کروڑ ۲۵ لاکھ ڈالر کی مزید امداد دی ہے۔ ان میں سے ۵۰ لاکھ ڈالر تیل کی کمی پوری کرنے پر خرچ کئے جائیں گے۔ باقی رقم ملک کی اقتصادی ترقی کے لئے مخصوص رہے گی۔ یہ امداد اس رقم میں سے دی گئی ہے۔ جو امریکی بجٹ میں اردن کے لئے پہلے سے مقرر شدہ ہے۔ ذرائع اشاعت امریکہ کے پانچ عظیم طیارے اردن پہنچے ہیں۔ یہ اردن کا ضروری سامان کے لئے تیل لے کر آئے ہیں۔

مزید امریکی فوج بیروت پہنچ گئی

بیروت ۲۱ جولائی۔ کل امریکہ کی مزید ۱۴۰۰ فوج بیروت پہونچ گئی۔ یہ فوج بھاری توپ خانہ بھی اپنے ساتھ لائی ہے اسی طرح مغربی جرمنی میں مزید ۱۷۰۰ امریکی فوج کو لبنان جانے کے لئے تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ادھر اردن میں بھی کچھ مزید برطانوی فوج پہونچی ہے ایک اطلاع کے مطابق حال ہی میں دو ہزار چھاتہ فوج وہاں اتری ہے۔

اقوام متحدہ سے جاپان کی درخواست

نیویارک ۲۱ جولائی۔ جاپان نے حفاظتی کونسل میں ایک قرارداد پیش کی ہے۔ جس میں اقوام متحدہ سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ لبنان کی آزادی کے تحفظ کے لئے ضروری اقدامات کرے۔ تاکہ اس ملک سے امریکی فوجیں نکالی جائیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ جولائی۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بلڈ پریشر کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو جلد صحت یاب فرمائے آمین

— حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق مری سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ کو پرسوں اور اس سے ایک روز قبل ۱۰۴ درجہ بخار تھا۔ آج ٹمپریچر ۱۰۰ ہے کھانسی کی ابھی شدید تکلیف ہے۔ اور سینہ میں درد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

مغربی طاقتوں کو صدر ناصر کا انتباہ

قاہرہ ۲۱ جولائی۔ صدر ناصر نے مغربی طاقتوں کو خبردار کیا ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر روس اپنی فوجیں متحدہ عرب جمہوریہ کے علاقے میں بھیجنی چاہتا ہے۔ اگر مشرق وسطیٰ میں مغربی فوجوں کی مداخلت کا سلسلہ جاری رہا۔ تو میں روس کو فوجیں بھیجنے سے روک نہیں سکوں گا۔

ادھر لبنان کے باغی لیڈر صائب سلام نے کہا ہے کہ اگر لبنان میں امریکی فوج نے مداخلت بند نہ کی۔ تو میں روس اور متحدہ عرب جمہوریہ سے کہوں گا۔ کہ وہ اپنے رضاکار لبنان بھیجدیں۔

لیبیا میں شاہ سنوسی کے خلاف بغاوت کا خطرہ

لندن ۲۱ جولائی۔ باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق برطانیہ کی فوج ایک دو روز کے اندر لیبیا میں اتار دی جائے گی۔ یہ اقدام شاہ ادریس سنوسی کی حکومت کے خلاف بغاوت کی کسی کوشش کو روکنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ اس وقت تین برطانوی جہاز طبروق کے قریب لنگر انداز ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۵۸ء

سیاست کے کھیل

ہم نے بارہا جماعت اسلامی کے صحافتی ترجمانوں سے کہا ہے۔ کہ آپ لوگ دین سیاست اور مزاح میں دخل نہ دیا کریں۔ کیونکہ یہ باتیں آپ کے بس کی نہیں۔ البتہ خالص انشا پردازی جتنی چاہیں کرلیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہ آپ کا پیدائشی حق ہے۔ وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو ادیب بگڑ جاتا ہے۔ وہ جماعت اسلامی میں داخل ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی واقعی عالم وغیرہ داخل ہو جائے۔ تو وہ جلد یا بدیر باہر جا پڑتا ہے۔ انشا پردازی کی مشینری اس کو خود بخود باہر پھینک دیتی ہے۔

ہمارے اس مشورے کے باوجود یہ لوگ خواہ مخواہ مندرجہ بالا تینوں باتوں میں ٹانگ ضرور اڑاتے ہیں۔ اور سب کا قیمہ کر کے رکھ دیتے ہیں چنانچہ آپ روزنامہ "تسنیم" کا کوئی سا پرچہ اٹھا کر دیکھ سکتے ہیں۔ سیاست بیچاری کو تو ذبح ہی کر دیتے ہیں۔ چنانچہ لوکل سیاست میں مودودی صاحب نے جو جو قلابازیاں کھائی ہیں وہ ہر ایک جانتا ہے۔ کل آپ احراریوں کا تعین کر مسلم لیگ حکومت کا تختہ الٹنے پر تلے ہوئے ہیں۔ تو آج احراریوں کی جان کے دشمن اور مسلم لیگ کے دامن بردار ہیں اگر مودودی صاحب کی سیاست کا نمونہ دیکھنا ہو تو تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں دیکھ لیجئے۔ یہ تو خیر لوکل سیاست کا حال ہے۔ بین الاقوامی سیاست میں بھی تسنیم کے مدیر شہیر چنگیزان کو فارسی لفظ گنجزہ کی جمع سمجھ کر متلی کرنے لگتے ہیں بڑے بڑے کارہائے نمایاں دکھا رہے ہیں۔ ایک تازہ نمونہ ملاحظہ ہو حالیہ عراقی انقلاب کے متعلق لکھتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"جو واقعات ۱۴ جولائی کو پیش آئے ہیں۔ وہ قطعاً غیر متوقع نہیں۔ اور ان کی داغ بیل بہت پہلے ڈالی جا چکی تھی اور اگر ہم یہ سمجھیں کہ برطانیہ و امریکہ کی سیاسی اغراض ان واقعات کی موجب ہے۔ تو اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہوگا۔۔۔۔ یہی خود غرضانہ اور حریصانہ سیاست ہے جس نے پہلے عربوں کو ترکوں کے خلاف ابھارا۔ عراق شرق اردن شام حجاز وغیرہ کی چھوٹی چھوٹی سلطنتیں بنائیں اور فلسطین میں اسرائیل کی سلطنت قائم کر کے عربوں کے سینے میں یہودی خنجر گھونپا مصر میں ملوکیت کی سرپرستی کی اور افریقہ میں ڈکٹیٹر قائم کیں۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ کسی قوم کو ہمیشہ کے لئے بے وقوف نہیں بنایا جا سکتا۔ اور دھوکے اور فریب کاری کی دسیسہ کاری ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جاری نہیں رہ سکتی۔ ایک طرف عربوں میں قومیت اور آزادی کے جذبہ کو فروغ ہوا۔ مصر میں فوجی انقلاب ہوا۔ سویز میں برطانیہ اور فرانس کی ڈپلومیسی کو شکست ہوئی۔ روس کو مداخلت کا موقعہ ملا۔ عرب اتحاد کی تحریک کو شہ ملی۔ اور متحدہ عرب جمہوریہ شام و مصر وجود میں آئی۔ اور اس کے اثرات پورے عرب میں پھیلے۔ آخر عراق کی فوجیں کب تک امپریلزم کے سحر سے مسحور رہتیں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ عراق امریکہ و برطانیہ کی سیاسی بندگی سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ تو انہوں نے اٹھ کر ان لوگوں کے خلاف بغاوت کر دی۔ جو عراق کو سامراج کے ساتھ وابستہ کئے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔ امریکہ اور برطانیہ کے لئے اس واقعہ میں عبرت کے بے شمار درس ہیں۔ اور ان میں سب سے بڑا درس یہ ہے۔ کہ وہ مسلمان اقوام کی سیاسی امنگوں سے بے نیاز ہو کر اوپر کے چند برسر اقتدار لوگوں کی حمایت حاصل کرنے کی پالیسی کو زیادہ دیر تک نہیں چلا سکتے۔ اس لئے مسلمان اقوام ہیں وہ چند افراد نہیں۔ جو اپنی اغراض کی خاطر غیر ملک سے ساز باز کر لیں۔"

(تسنیم ۱۶ جولائی ۱۹۵۸ء)

یہاں سارا الزام امریکہ اور برطانیہ کے سر تھوپا ہے۔ اب "تسنیم" کے انہی مدیر صاحب کی سیاسی قلم کاری بھی ملاحظہ فرمائیے۔ جس کا اظہار آپ نے ۲۰ مئی ۱۹۵۸ء کے تسنیم کے اداریہ میں فرمایا ہے۔ "لبنان کی خانہ جنگی" کے زیر عنوان فرماتے ہیں۔

"نہر سویز کی فتح" نے اس کے ان خوابوں کی تعبیر روشن کر دی۔ جو وہ مصر کا آمر مطلق بننے کے فوراً بعد دیکھنے لگا تھا۔ یعنی یہ کہ وہ اطلانتک کے ساحل سے خلیج فارس کے انتہائی سرے تک پھیلے ہوئے عربی زبان بولنے والے ملکوں کا بے تاج بادشاہ بن جائے ویسے بھی اسے اپنے عوام کی توجہات بانٹے رکھنے کے لئے کوئی نہ کوئی نیا ہنگامہ کھڑا کرنے کی ضرورت تھی۔ خواہش اور ضرورت دونوں نے ان کی تازہ سرگرمیوں کا ہدف عرب ممالک کو بنا دیا۔ پہلے عراق کے شاہ فیصل کے خلاف مہم شروع ہوئی۔ مگر یہاں نوری السعید ایسے جہاندیدہ سیاستدان سے پالا تھا۔ پھر وہ معاہدۂ بغداد کا رکن بھی تھا۔ اس لئے بہت جلد ان سرگرمیوں کا رخ ان ملکوں کی طرف پھیر دیا گیا۔ جو کسی بین الاقوامی معاہدے میں شریک نہ تھے۔ مقصد یہ تھا کہ پہلے جلد ہضم ہونے والی چھوٹی اور کمزور مچھلیوں کو نگلا جائے اور پھر اس طرف رخ کیا جائے۔ پہلے اس نے اردن کی طرف توجہ کی اور ترغیب کا جال بچھایا۔ اور جب نوعمر بادشاہ نے اس جال کا شکار ہونے سے انکار کر دیا۔ تو ملک میں بغاوت کھڑی کر کے شاہ حسین کو تخت سے محروم کرنا چاہا۔ لیکن نوعمر شاہ نے بڑے تدبر ہمت اور جرأت کا مظاہرہ کیا اور فوج کی مدد سے اس بغاوت کو کچل کر رکھ دیا۔

اردن میں ناکام ہونے کے بعد سعودی عرب کو اپنا ہدف بنایا۔ اور شاہ سعود کے قتل کی سازش کی۔ مگر اس کا بھانڈا پھوٹ گیا۔ شام کے خلاف اس لئے سازش کی ضرورت نہ پڑی۔ کہ وہ پہلے روز ہی پکے ہوئے سیب کی طرح جھول میں گرنے کو تھا۔ چنانچہ وہ گرا اور اس کامیابی نے جمال عبدالناصر کے نشۂ قوت و اقتدار کو دوآتشہ کر دیا۔ اب لبنان کی باری آئی ہے۔ جہاں مسلح بغاوت برپا کر دی گئی ہے۔ اور اگرچہ نظر آتا ہے کہ یہاں بھی جمال ناصر کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن وہ مختلف عرب ملکوں میں اپنی قوت آزمانے کا جو طریقہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ اس کا سلسلہ ختم ہونا مشکل ہے۔ اس قوت اور مقامی حکومتوں میں تصادم وقتاً فوقتاً اسی طرح جاری رہے گا۔ تاآنکہ وقت اپنا فیصلہ کسی ایک کے حق میں دے دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔ اگرچہ یہ دونوں مسائل ایسے تھے جنہیں لبنان کے باشندے دستوری طور پر طے کرا سکتے تھے۔ اور یہی راستہ اختیار کرنا بھی چاہیئے تھا مگر جیسا کہ ہم اوپر کہہ چکے ہیں کہ عرب ملکوں کی سیاست میں آجکل ایک زبردست عنصر جمال ناصر کی وہ خواہش ہے۔ جو عرب ملکوں کو اپنی بے تاج بادشاہت کے پرچم تلے جمع کرنا چاہتی ہے اسی عنصر نے لبنان کو موجودہ صورت حال سے دوچار کر دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک قانونی طور پر آزاد ملک کے معاملے میں مداخلت ہے۔ اور اسے کوئی ملک اور حکومت بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ اگر پڑوسی ملکوں کی اس طرح کی مداخلت کو ان کا حق تسلیم کر لیا جائے۔ تو کسی ملک کی آزادی سلامت نہیں رہ سکتی۔ زر خرید یا بے دام ایجنٹ ہر ملک کو حاصل ہو سکتے ہیں اور باہر کی پڑوسی مملکت انہیں ہتھیار مہیا کر کے انہیں جائز اور قانونی حکومت کے خلاف بغاوت پر اکسا سکتی ہے۔ اور اگر اسے باہر سے کوئی مدد نہ مل سکے۔ تو ان ایجنٹوں کے ذریعہ اس کا تختہ الٹ سکتی ہے۔"

(تسنیم ۲۰ مئی ۱۹۵۸ء)

یہ تمام اداریہ اسی طرح صدر عبدالناصر کی مدح میں لکھا گیا ہے۔ اور ان ممالک میں موجودہ شورش کی تمام ذمہ واری اسی کے کندھوں پر رکھ دی گئی ہے ہمیں اس سے بحث نہیں کہ تسنیم کی دونوں راؤں میں سے کونسی غلط ہے یا کونسی صحیح ہے۔ ہم تو ان لوگوں کی صرف انشا پردازی کا کمال دکھانا چاہتے ہیں اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ انشا پرداز قسم کے لوگ تمام عمر جھٹپٹے میں زندگی گزارتے ہیں۔ کبھی تخیل کے زور سے دن سمجھ لیتے ہیں۔ اور کبھی تخیل کے زور سے رات بنا لیتے ہیں۔ ان کا یہ حال سیاست کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ دین اور مزاح میں بھی یہی حال ہے۔ جھٹپٹا تمام جھٹپٹا کبھی دین لادینی بن جاتا ہے۔ اور کبھی لادینی دین نظر آنے لگتی ہے۔ اسی طرح گالی کو مزاح سمجھ لیتے ہیں۔ اور کوئی واقعی ان سے اگر مزاح کرے۔ تو اس کو گالی خیال کرتے ہیں ؛

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

احمدیہ مشن ہیگ (ہالینڈ) میں عید الاضحیہ کی کامیاب تقریب

ایک مشہور اخبار کے نامہ نگار کے تاثرات محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کا ایمان افروز خطبہ

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل انچارج ہالینڈ مشن بتوسط وکالت تبشیر۔ ربوہ)

ہیگ میں عید الاضحی کی تقریب بفضلہ تعالےٰ نہایت کامیابی کے ساتھ انجام پائی۔ احباب جماعت کے علاوہ دیگر احباب اور معززین بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ نماز کے بعد ان سب کی کافی سے تواضع کی گئی۔ شام کے وقت اکٹھے مل کر کھانے کا پروگرام تھا جس کے لئے وسیع پیمانہ پر اہتمام کیا گیا۔ سارا دن صبح سے لے کر رات کے ۱۱ بجے تک مشن ہاؤس میں گہما گہمی رہی۔ یورپ ایسی فضاء میں یہ منظر ہمارے لئے نہایت خوشکن اور ایمان افزاء تھا۔

ایک مشہور اخبار کے تاثرات

اس تقریب کی رپورٹ یہاں کے مختلف اخبارات میں شائع ہوئی۔ چنانچہ ایمسٹرڈم کے ایک لیڈنگ اخبار De Telegraaf کا اقتباس درج ذیل ہے:۔

"سادہ لباس والے ایک ہمدرد سیرت شخص کی دعوت پر مجھے ہیگ میں مسلمانوں کی ایک مذہبی تقریب کے ایک حصہ میں شمولیت کا اتفاق ہوا۔ یہ شخص مسٹر حافظ ہیں جن کی دعوت مجھے ملی۔ اور جو اپنے مذہبی کام کے لحاظ سے "امام" کے لفظ سے یاد کئے جا سکتے ہیں۔ اول ۱۹۴۷ء میں یہاں آئے اور اس ملک میں اسلامی مشن کی بنیاد رکھی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ان کی مدد کے لئے کچھ اور مشنری بھی یہاں آ گئے۔ چنانچہ اب یہاں مستقل طور پر دو مبلغین کام کرتے ہیں۔"

عید کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے رپورٹر لکھتا ہے کہ یہ عید قربانی کی عید کہلاتی ہے جو دراصل ان واقعات اور قربانیوں کی یاد میں ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کی خاطر کی تھیں۔

نماز کے لئے تمام مسلمان مسجد میں قبلہ رُو ہو کر کھڑے ہوئے اور امام کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ مسجد کے اندر جوتی کے ساتھ جانے کی اجازت نہ تھی۔ جو لوگ نماز میں شامل نہیں تھے۔ ان کے لئے مسجد کے باہر ہال میں بیٹھنے کا انتظام تھا۔ اس تقریب کے لئے انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے وائس پریذیڈنٹ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے خاص طور پر درخواست کی گئی تھی کہ وہ عید کی نماز پڑھائیں۔ چنانچہ آپ نے نماز کے بعد اپنے خطبہ میں اس تقریب کی اہمیت اور اس کے مقاصد پر شرح و بسط کے ساتھ نہایت مؤثر رنگ میں روشنی ڈالی۔

وہ لوگ جنہوں نے نماز میں شرکت کی ان میں متعدد یورپین بھی نظر آئے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے عیسائیت کو ترک کر کے اسلام کو قبول کر لیا۔ اور اسلام ہی کو اپنا شعار اور مقصد بنا لیا تھا۔ حاضرین میں علاوہ دیگر ممتاز شخصیتوں کے ہیگ کے مشہور و معروف عالم اور فلاسفر ڈاکٹر دی ینگ (De Jong) بھی تھے۔ آپ کی عمر اس وقت ۸۷ سال ہے۔

خطبۂ عید کا خلاصہ

نماز کے بعد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے جو ایمان افروز خطبہ دیا اس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

ہمارے لئے یہ امر بڑی خوشی اور مسرت کا باعث ہے کہ بفضلہ تعالےٰ عید الاضحیٰ کے موقع پر ایک دفعہ پھر ہمیں اکٹھا ہونے کی توفیق ملی ہے۔ قبل ازیں ہم عید الفطر کے دن اکٹھے ہوئے تھے۔ جو رمضان المبارک کے مہینہ کے اختتام پر منائی گئی تھی۔ عید الاضحیٰ اس قربانی کی یادگار ہے جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اکلوتے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے بحکم الٰہی کی تھی۔ یہ عید ایام حج کے آخر پر منائی جاتی ہے۔

حج کی اہمیت

حج بیت اللہ کی ابتداء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک زمانہ سے ہی ہوئی تھی مگر اس کے کافی عرصہ بعد جبکہ چار دانگ عالم میں گمراہی کا دور دورہ ہوا اور لوگوں نے خدائے واحد کی عبادت گاہ میں متعدد بُت اور مجسمے رکھ لئے تو یہ نیک یادگار اپنی پاکیزہ شان کھو بیٹھی۔ جب اسلام دُنیا میں نازل ہوا تو اللہ تعالےٰ نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خانہ کعبہ کو بُتوں اور مجسموں سے پاک و صاف کر کے اپنے نیک اور پاک بندوں کے لئے حج کے راستوں کو پوری شان کے ساتھ پھر سے کھول دیا۔

اسلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے سارے کرۂ ارض کی ظلمت اور تاریکی کو دُور فرمایا اور سارے بنی نوع انسان کے لئے اکمل اور اتم تعلیم نازل فرمائی۔ اس وقت سے حج کو بھی ایک بنیادی حیثیت حاصل ہو گئی۔ اور مختلف قوموں اور قبیلوں کو ایک لڑی میں پرو دیا گیا۔ قوم، رنگ، لباس، وضع قطع اور نسل کا کوئی سوال باقی نہ رہا سب ہی ایک دین میں شامل بھائی بھائی قرار دیئے گئے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے باشندگانِ عالم کو اسلام کی رُوح پرور اور حیات آفرین تعلیم کے ذریعہ جہاں روحانی طور پر اخوت اور مساوات کی نعمت عطا ہوئی وہاں ظاہری طور پر بھی خانہ کعبہ میں عمر بھر میں ایک دفعہ اکٹھا ہونے کی ہدایت ہوئی۔ تا وسیع پیمانہ پر تعارف حاصل کرتے ہوئے لوگ زیادہ سے زیادہ اطمینانِ قلب اور تسکین دل حاصل کر سکیں۔

نمازِ عید کی حکمت

آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔

نماز عید میں جو باقی ایام کی نسبت سات اور پانچ تکبیریں رکھی گئی ہیں ان میں یہی حکمت مضمر ہے کہ ہم اس دن اپنے بزرگوں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام وغیرہم کے نقشِ قدم پر گامزن ہوتے ہوئے باقی دنوں کے مقابلہ میں اللہ تعالےٰ کو زیادہ یاد کریں۔ یادِ الٰہی کا طریق جو اسلام نے ہمیں بتایا ہے وہ نہایت ہی سادہ اور عام فہم ہے۔ نماز باجماعت کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالےٰ کے حضور اکٹھے ہو کر اس کا رحم اور اس کی برکات حاصل کرنے کی درخواست کی جائے۔ اور قومی اور ملی مفاد کی خاطر جماعتی رنگ میں التجا کی جائے۔ اور انفرادی نماز میں ہم اپنی ذات، عزیز و اقارب وغیرہ کی ضروریات و مشکلات میں کامیابی و کامرانی کے لئے فرداً فرداً

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتی ہے

"اب اس تمام بیان سے ہماری غرض یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنا کسی کے ساتھ پیار کرنا اس بات کے ساتھ مشروط کیا ہے کہ ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔ چنانچہ میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے۔ اس طرح پر کہ خود اس کے دل میں محبت الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جھک جاتا ہے۔ اور اس کا اُنس و شوق صرف خدا تعالےٰ سے باقی رہ جاتا ہے تب محبت الٰہی کی ایک خاص تجلی اس پر پڑتی ہے۔ اور اس کو ایک پورا رنگ عشق اور محبت کا دے کر قوی جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ تب جذبات نفسانیہ پر وہ غالب آ جاتا ہے۔ اور اس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالےٰ کے خارق عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صہ ۶۵)

دست بدعا ہوتے ہیں اجتماعی عبادت کے لئے خاص اوقات مقرر کئے گئے ہیں تا لوگوں کو وقت کی پابندی اور ہر کام کو پروگرام کے مطابق سرانجام دینے کی عادت ہو اور وہ دینی ترقیات کے ساتھ ساتھ دنیاوی ترقیات بھی حاصل کرتے چلے جائیں۔

تعلق باللہ

آپ نے مزید فرمایا کہ :۔

اگر ہم اسلام کے بتلائے ہوئے طریق پر عمل کریں تو بڑی آسانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر سکتے ہیں۔ در اصل مصیبتوں اور مشکلات سے رہائی کا سب سے بڑا ذریعہ تعلق الٰہی ہے۔ جسے یہ میسر آجاتا ہے وہ دنیاوعقبیٰ میں سرخرو ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو ایسے کلمے بیان فرمائے ہیں کہ جن کو ذکر الٰہی کے وقت مدنظر رکھنے سے اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے کی منازل بہت آسان ہو جاتی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہ بلحاظ ادائیگی کے زبان پر بہت خفیف اور آسان ہیں۔ لیکن بلحاظ اجر اور ثواب کے بہت بھاری ہیں اور وہ ہیں سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم۔

یہ دو چھوٹے سے کلمے زبان پر اتنے آسان ہیں کہ ایک عربی نہ جاننے والا بھی تھوڑے سے وقت میں یاد کر سکتا ہے۔ مگر ان کے عوض جو تعلق اللہ تعالےٰ سے پیدا ہوگا۔ وہ بڑی برکات کا حامل ہوتا ہے۔ دعا کرتے ہوئے اسبات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ نہ تو بہت اونچی آواز میں اللہ تعالےٰ کو پکارا جائے اور نہ ہی اس قدر دھیمے طور پر کہ صرف دل میں ہی خیالات ظاہر ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ منہ میں ہلکی آواز کے ساتھ الفاظ ادا کئے جائیں جس وقت دل اللہ تعالےٰ کے کسی فضل اور احسان کی وجہ سے مسرت اور خوشی محسوس کر رہا ہو۔ تو ایسے وقت میں دعا بہت جلد پایۂ قبولیت کو پہنچتی ہے اور تعلق الٰہی کو جلد از جلد قائم کرنے کا باعث ہوتی ہے۔ اس لئے اس موقع کو بھی ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے اس وقت انسان کی کیفیت ایسی ہو جاتی ہے کہ گویا وہ خدا کو اپنے اندر محسوس کر لیتا ہے۔

ایک مثال

آپ نے بجلی کے بلب کی مثال دیتے ہوئے فرمایا۔ بلب خود روشن نہیں ہوتا۔ جب اس کا تعلق بجلی کے کرنٹ سے ہو جاتا ہے۔ تو چمک اٹھتا ہے اور نہ صرف خود ہی چمکتا ہے۔ بلکہ اردگرد کی اشیاء کو بھی منور کر دیتا ہے۔ اسی طرح جب تک انسان کا تعلق خدا تعالےٰ سے قائم نہیں ہوتا تو وہ اس بجھے ہوئے دئے کی طرح ہوتا ہے۔ جو نہ اپنے آپ کو فائدہ پہنچا رہا ہوتا ہے۔ اور نہ دوسروں کو۔ مگر جونہی اس کا تعلق خدا تعالےٰ سے قائم ہو جاتا ہے تو وہ اپنے میں بھی ایک نئی زندگی کے آثار پاتا ہے اور دوسروں کے لئے بھی رہنمائی کا موجب ہو جاتا ہے۔

پس عید کے ان ایام میں ہم دوسرے ایام کے مقابلہ میں اللہ تعالےٰ کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرتے ہوئے تعلق باللہ کے حصول کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے آباء سلف کے لئے بھی دعا کرتے ہیں کہ انہوں نے بھی اسی تعلق الٰہی کے حصول کے لئے مکہ میں قربانیاں کی تھیں۔

آپ نے دوسرے خطبہ کے بعد اجتماعی طور پر دعا فرمائی کہ اللہ تعالےٰ ہمیں روحانیت میں مزید ترقیات عطا فرمائے تا ہم بہتر طور پر اسکے ساتھ تعلق قائم کر سکیں

آمین

چک منگلہ ضلع سرگودہا میں کامیاب جلسہ

مورخہ ۱۲، ۱۳ جولائی جماعت احمدیہ چک منگلا ضلع سرگودہا نے ایک عظیم الشان جلسہ کیا۔ حاضرین تقریباً ہزار افراد پر مشتمل تھی۔ احمدی غیر احمدی کثرت سے جلسہ میں شامل ہوئے۔ چار اجلاس ہوئے ۱۲ جولائی کو پہلا اجلاس زیر صدارت مولانا احمد خاں صاحب نسیم تین بجے بعد دوپہر شروع ہوا جس میں قاضی محمد نذیر صاحب فاضل اور مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے تقاریر کیں۔ دوسرا اجلاس رات کو زیر صدارت محترم مرزا عبدالحق صاحب پراونشل امیر منعقد ہوا۔ جس میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ اور مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے تقریریں کیں۔ تیسرا اجلاس ۱۳ جولائی کو زیر صدارت مکرم مولانا احمد خاں صاحب نسیم ہوا۔ جس میں مکرم مولانا عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مکرم مولانا عبدالغفور صاحب فاضل اور مولانا احمد خاں صاحب نسیم نے تقاریر کیں۔ چوتھا اجلاس بعد از نماز ظہر و عصر ہوا۔ جس میں مکرم قاضی صاحب مکرم مولانا ابوالعطا صاحب اور مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے تقادیر کیں۔

جماعت نے سٹیج اور جلسہ گاہ کا بڑے اہتمام سے انتظام کیا تھا۔ شامیانے اور دریوں کا بھی انتظام تھا۔ جلسہ گاہ جھنڈیوں سے آراستہ تھی۔ دور سے آنے والے جب جلسہ گاہ کے قریب پہنچتے تھے تو چھوٹے پیمانہ پر ربوہ کے جلسہ سالانہ کا منظر نظر آتا تھا۔ موضع جل بھٹیاں کے دوست محمد صاحب۔ محمد رمضان صاحب اور ماسٹر محمد انور صاحب سیالکوٹی نے نظمیں پڑھیں قیام و طعام کا انتظام جماعت کی طرف سے تھا۔

ربوہ۔ سرگودھا۔ جھنگ اور چک منگلہ کے گرد و نواح سے دوست کثرت سے شامل جلسہ ہوئے۔ جلسہ کے افسر ڈاکٹر میر رفیع احمد صاحب سابق درویش قادیان تھے۔ جو چک منگلہ میں پریکٹس کرتے ہیں۔

خاکسار محمد معصوم
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ چک منگلہ ضلع سرگودہا

جامعہ احمدیہ

★ (از امین اللہ خانصاحب سالک)

یہ درسگاہ محبت یہ درسگاہِ وفا
یہ درسگاہِ طریقت یہ درسگاہِ صفا

اسی کے فیض سے پائی ہے زندگی نے بہار
اسی کے فیض نے بخشا ہے بے دلوں کو قرار

اسی نے مردہ دلوں کو حیاتِ نو بخشی
اسی نے تیرہ جہاں کو ردائے نو بخشی

اسی نے آج زمانے کو پھر سنبھالا ہے
اسی کے فیض سے عالم میں پھر اجالا ہے

جو فیض پایا ہے تجھ سے بتا نہیں سکتا
میں تیری یاد کو دل سے بھلا نہیں سکتا

شکریہ اور درخواست دُعا

(از مکرم ملک عزیز احمد صاحب پورن نگر سیالکوٹ)

اکثر احباب کے عیادتی خطوط موصول ہوئے ہیں۔ فرداً فرداً جواب دینے کی کوشش تو کرتا ہوں۔ مگر چونکہ میری بیماری اب نازک صورت اختیار کرتی جاتی ہے۔ اس لئے معذور اور مجبور ہوں۔ ہاتھ۔ بینائی اور دماغ کام نہیں کرتے۔ ڈاکٹروں نے لا علاج قرار دیدیا ہے مگر ایک بڑا ڈاکٹر جو شافی اور مشکلکشا بھی ہے اس سے کوئی بعید نہیں کہ وہ اپنے معجزانہ رنگ سے صحت اور شفایابی کی صورت پیدا کردے

بدرگاہ ایزدی سے تو نہ ہوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکلکشا کے سامنے

اور اگر اس کو اپنے پاس ہی میرا بلانا بہتر اور مصلحت ہے۔ تو پھر اندیشہ اور غم کیا۔

کل من علیہا فان

چھوڑنی ہوگی مجھے دنیائے فانی ایکدن
ہر کوئی مجبور ہے حکم خدا کے سامنے

بہر حال احباب کی نیم شبی دعاؤں کا محتاج ہوں آجکل اکثر رہ ابنی عاقبت محمود کردے ورد زبان ہے

حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی غالباً ان کے صاحبزادہ کرم الٰہی صاحب کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ خط کا ہینڈ رائٹنگ ایک ہی شخص کے معلوم ہوتے ہیں۔ شاید حضرت سیٹھی صاحب نے اپنے حالات خود لکھوائے ہوں۔ مگر اس کے بعد جلد ہی فوت ہو گئے۔ اور جناب کرم الٰہی صاحب نے آپ کی وفات کے بعد اس نوٹ کا اضافہ کیا۔ واللہ اعلم بالصواب یحییٰ فضلی جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

سنہ ۱۸۹۲ء کا واقعہ ہے کہ میں راولپنڈی تھا۔ چوہدری محمد بخش صاحب سیالکوٹی (چچا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم) راولپنڈی تشریف لائے اور میرے پاس ذکر کیا کہ مرزا غلام احمد نے دعویٰ مسیح و مہدی ہونے کا کر دیا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ وہ کون سا مرزا ہے اور کہاں رہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ مرزا ہے جس کی پادریوں سے اس بات پر گفتگو ہوئی تھی کہ ہم ایک خط بند لفافہ صندوق میں بند کر کے رکھ دیتے ہیں تم الہاماً ہم کو بتا دو کہ اس میں یہ لکھا ہے۔ تو مرزا صاحب نے جواب دیا کہ تم چند آدمی یہ شرط لکھ دو کہ ہم فوراً مسلمان ہو جائیں گے۔ پھر میں بتا دوں گا۔ تو پادری بھاگ گئے۔

میں نے دریافت کیا کہ ہر دو مولوی صاحبان (مولوی نورالدین صاحبؓ مرحوم اور مولوی عبدالکریم صاحب) کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ قادیان گئے ہیں۔ میں نے کہا لاؤ قلم دوات اور کارڈ ہم بھی بیعت کا خط لکھ دیں۔ کیونکہ زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں ہے (میں بخار منجار بیمار پڑا ہوا تھا) وہ کارڈ لائے اور انہوں نے ہی لکھا۔ میں نے فقط دستخط کئے اور لکھا۔

امنا صدقنا فاکتبنا من الشاھدین
غلام نبی سیٹھی۔

مولوی صاحبان (مولوی نورالدین صاحبؓ و مولوی عبدالکریم صاحبؓ) سے پہلے سے میرا کسی قدر تعلق تھا۔ جب تو حضرت صاحب کے اشتہار آتے اور ہم شہر میں بانٹ دیتے۔ ادھر گھر والے مخالف ادھر باہر کے لوگ دوکان کے سامنے کھڑے ہو کر کہتے کہ یہ دوکان کافروں کی ہے گھر کے لوگ کہتے کہ اگر یہی حال چلتا رہا تو ہم لٹ جائیں گے۔ مگر ہم ثابت قدم رہے۔

تھوڑی مدت کے بعد میں دارالامان گیا۔ جس وقت چوک میں یکہ سے اترا تو آگے تخت پوش پر مرزا امام الدین اور چند آدمی حقہ پی رہے تھے۔ میں نے حضرت صاحب کا پتہ پوچھا اور انہوں نے جواب دیا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا راولپنڈی سے آیا ہوں۔ اس پر انہوں نے گول کمرہ کی طرف اشارہ کیا کہ وہاں جاؤ۔ گول کمرہ میں آیا تو حافظ حامد علی صاحب مرحوم سے ملاقات ہوئی۔ مجھ کو بالاخانہ میں لے گئے۔ وہاں پر حضرت صاحب سے مصافحہ کیا حضور کھڑے رہے اور مجھ کو اشارہ کیا کہ چارپائی پر بیٹھو میں نے عرض کی کہ آپ چارپائی پر تشریف رکھیں میں چٹائی پر بیٹھوں گا کیونکہ ہم پیروں کے ادب کے عادی تھے۔ مگر پاس ہی ایک شخص کھڑا تھا۔ ایسا یاد پڑتا ہے کہ مستری حسن الدین صاحب سیالکوٹی مرحوم تھے وہ ان دنوں حضور کے مکان کی مرمت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تابعداری کرو۔ چنانچہ میں چارپائی پر بیٹھ گیا حضورؑ نے ایک بکس کھول کر مصری نکالی اور گلاس میں ڈال کر خود ہی گھڑے سے پانی ڈالا اور شربت بنا کر مجھ کو دیا کہ پیو میں نے وہ لے کر پی لیا۔ پھر روٹی کے متعلق دریافت فرمایا۔ عرض کیا کہ میں بٹالہ سے کھا آیا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد فرمایا کہ گرمی سخت ہے اور گرمی میں آئے ہیں۔ آپ نیچے گول کمرہ میں آرام کریں۔ حافظ صاحب نے چارپائی بچھا دی اور میں لیٹ رہا۔ ظہر کی نماز چھوٹی مسجد میں پڑھی۔ اس وقت حضرت صاحب کے کمرہ میں ایک کرسی ایک میز اور ایک چارپائی ایک چٹائی تھی۔ اور ایک پرانا سا بکس کل اثاثہ تھا۔ چند دن میں وہاں رہا۔ مگر نہ آدم نہ آدم زاد فقط ہم تین چار آدمی تھے۔ پھر میں رخصت ہو کر بھیرہ آیا۔ اور حضرت مولوی صاحب سے ملاقات کی اور وہاں سے راولپنڈی کو روانہ ہوا۔ اس سفر اور ملاقات سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ شخص یقیناً صادق ہے اور اس کے بعد تو میری غیر حاضری میں ادھر ادھر کفر کے فتوے لگنے شروع ہوئے۔

میری بیوی کو اٹھرا کی بیماری تھی اسے ساتھ لے کر دارالامان گیا تاکہ وہاں حضرت مولوی صاحب سے علاج کرواؤں ایک دن کا واقعہ ہے کہ حضور (یعنی حضرت مسیح موعودؑ) باغ میں تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ حضرت ام المومنین کے علاوہ دیگر عورتیں بھی تھیں وہاں آپ نے مالی سے فرمایا کہ شہتوت توڑ لاؤ تاکہ یہ سب کھا لیں۔ میری بیوی خود شہتوت پر چڑھ کر اپنے ہاتھ سے کچھ شہتوت توڑ لائی اور حضورؑ کے سامنے رکھے۔ حضور نے دیکھ کر فرمایا کہ مالی والے صاف نہیں ہیں اور یہ صاف ہیں اس پر حضرت ام المومنینؓ نے فرمایا کہ یہ غلام نبی کی بی بی ہاتھ سے توڑ کر آپ کے لئے لائی ہے۔ اس پر حضورؑ نے اوپر دیکھا اور فرمایا "خدا اس کو بیٹا دے"۔

میں شہر میں مولوی صاحب کے مطب میں بیٹھا تھا کہ مولوی صاحب کھانا کھا کر گھر سے آئے اور مجھ کو مبارکباد دی کہ اب کسی دوائی کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ حضور نے یہ الفاظ فرمائے ہیں جو پورے ہوں گے۔

دو چار یوم کے بعد میں نے رخصت طلب کی اور روانہ ہونے کے لئے حضور سے مصافحہ کیا تو حضور وداع کرنے کو ہمراہ آئے۔ جب یکہ پر چڑھنے لگا تو فرمایا واپس چلو۔ چند یوم اور رہ جاؤ۔ یکہ والے کے متعلق کہا تو فرمایا۔

"دو چار آنے اس کو ہم دیدیں گے راضی ہو جائے گا۔"

اس پر واپس مڑے اور چند یوم رہے پھر میں نے رخصت طلب کی کہ حضور جانے کو دل تو نہیں چاہتا مگر شراکت کی تجارت ہے اس واسطے جانا ضروری ہے۔ چنانچہ اجازت لے کر راولپنڈی آ گیا۔

تھوڑی مدت بعد لڑکا پیدا ہوا۔ اور ڈیڑھ سال کا ہو کر فوت ہو گیا۔ اس پر میں نے حضور کو خط لکھا کہ حضور یہ لڑکا تو آپ کا معجزہ تھا اور امید تھی کہ لمبی عمر والا اور سعادت مند ہوگا۔ حضور نے جواب میں خط لکھا (جو ابھی تک میرے پاس موجود ہے) کہ

"اس کے مرنے پر تو صبر کر کے اجر حاصل کرو اور دوسرے کی انتظار کرو۔"

اس پر میں نے ساری برادری کو بلا کر سنا دیا کہ اب اللہ تعالیٰ نے چاہا تو دوسرا آیا چاہتا ہے چنانچہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام کرم الٰہی ہے۔ اب زندہ ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو سعادت مند اور بڑی عمر والا کرے۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے میں مفتی فضل الرحمن صاحب کے مکان پر معہ اہل و عیال کے رہتا تھا۔ رات کوئی بارہ بجے کا وقت ہوگا کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب دروازہ کھولا تو دیکھا حضرت صاحبؑ ایک ہاتھ میں لیمپ اور دوسرے ہاتھ میں بالٹی اور گلاس لئے کھڑے ہیں اور فرمایا "دودھ آگیا ہے۔ اس لئے میں آپ کے لئے لے آیا۔" میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اللہ اللہ یہ خدا کا نبی ہے اور خاکساری اور انکساری ایسی۔

جب آئینہ کمالات اسلام چھپی ہے تو حضورؑ نے ایک دفعہ فرمایا کہ ان مولویوں کو بھی تبلیغ کی جائے۔ مگر یہ لوگ عربی خواں ہیں اور میں اردو دان۔ ہاں ایک ترکیب ہے کہ میں مضمون بنا لاتا ہوں۔ مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب اس کی عربی کر لیں۔ صبح کو حضور تشریف لائے تو فرمایا کہ مجھ کو چالیس ہزار عربی مادہ کا علم دیا گیا ہے۔ تھوڑی سی عبارت لکھ کر لائے تھے (حضرت) مولوی نورالدین صاحبؓ اور (حضرت) مولوی عبدالکریم صاحبؓ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اللہ اللہ ہم نے عمر عربی پڑھنے گذار دی۔ مگر ایسی عبارت ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتی۔

سنہ ۱۹۲۴ء میں ہجرت کر کے دارالامان آ گئے اور دارالرحمت میں مکان بنایا۔ اللہ تعالیٰ انجام بخیر کرے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بموجب وصیت جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ دے کر رسید حاصل کر لی ہے۔ آگے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونا قسمت پر منحصر ہے۔ اللہ تعالیٰ نصیب کرے۔ بعد کا جھگڑا کوئی نہیں رکھا۔ فقط چھ روپیہ باقی ہے جو سکا تو انشاء اللہ دے دوں گا۔ فقط

(آپ کے صاحبزادہ کرم الٰہی صاحب نے اس کے بعد جو نوٹ لکھا ہے وہ درج ذیل ہے)

نوٹ:۔ آپ کی وفات کے وقت مبلغ ۶/ روپے فوراً ادا کر دیئے گئے۔ جناب والد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اور آپ ۳۱۳ میں شامل ہیں۔ آپ کو آخر وقت تک احمدیت کا بہت جوش تھا۔ آپ تنگی ترشی میں مبتلا رہے۔ آپ ہر موقعہ پر ثابت قدم رہے اور سخت سے سخت مشکلات کے وقت بھی نہ ڈگمگائے۔ آپ نے ہر ایک چندہ میں حصہ لیا۔ منارۃ المسیح کے چندہ میں بھی آپ شریک تھے۔ والسلام

کرم الٰہی ابن سیٹھی غلام نبی صاحب مرحوم

درخواست دعا

میرا بچہ عزیز نصیر الدین احمد چند یوم سے بعارضہ اسہال بیمار ہے اور بہت کمزور ہو چکا ہے بزرگان سلسلہ اس کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری) جمال الدین احمد۔ چنیوٹ

چندہ تعلیم و اصلاح مقامی

مکرمی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء کے موقعہ پر مقامی تعلیم و اصلاح کے لئے ایک اہم تحریک فرمائی تھی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ایسے مخیر دوست آگے آئیں جو تین سال تک کم از کم مبلغ پچیس روپے ماہوار یا مبلغ تین سو روپے سالانہ اس غرض کے لئے خاص چندہ دیں۔ اس تحریک میں بہت سے احباب نے وعدے کئے تھے اور بعض احباب نے ابھی تک اپنی موعودہ رقوم ادا نہیں کیں لہذا التماس ہے کہ براہ مہربانی جلد ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ نیز جن احباب کو اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا کی ہوئی ہے لیکن وہ ابھی تک اس کارِ خیر میں شامل نہیں ہوئے ان تمام احباب سے بھی التماس ہے کہ وہ اب اس نہایت ہی مفید تحریک میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

وعدوں کی اطلاع نظارت بیت المال یا نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائیں اور تمام رقوم جناب افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

---

۳۱ جولائی تک وقفِ جدید کے وعدے ادا کرنیوالے احباب

اس سال کے شروع میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ہموطنوں کی تعلیمی اور اصلاحی خدمات منظم اور وسیع پیمانہ پر انجام دینے کی غرض سے وقف جدید کی تحریک کا اجراء فرمایا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز میں جو جذب اور تاثیر رکھی ہے اس کا طبعی نتیجہ یہ ہوا کہ نہ صرف ملک کے ہر گوشہ سے مخلص خدام نے لبیک کہی۔ بلکہ غیر ممالک سے بھی بعض خدام نے اس سعادت میں حصہ لیا۔

گو یہ قربانی اپنی ذات میں عظیم ہے مگر جس معیار کا مطالبہ ہمارا پیارا امام ہم سے کرتا ہے اس سے ابھی ہم پیچھے ہیں۔ لہذا جملہ عہدیداران اور احباب سے درخواست ہے کہ اس تحریک میں چندوں اور وقف زمین کی مقدار بڑھانے کی ہر ممکن سعی فرمائیں چنانچہ اس وقت تک بچپن معلمین باہر بھجوائے جا چکے ہیں۔ اور کچھ عنقریب بھجوائے جا رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوشکن نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ اور وقفِ جدید کے روشن مستقبل کا نظارہ اس کے حال کے دھندلکوں میں بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں کامل وثوق ہے۔ کہ بہت جلد یہ مبارک تحریک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس مقصد کو پورا کرے گی جس کے لئے اس کا اجراء کیا گیا ہے انشاء اللہ العزیز۔

کام کے فوری پھیلاؤ کا ایک نتیجہ اخراجات کی فوری ضرورت کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ جس کا کامیاب مقابلہ احباب کے تعاون ہی سے کیا جا سکتا ہے۔ لہذا سب احمدی احباب، جماعتوں اور عہدیداران سے درخواست ہے کہ وقف جدید کے وعدوں کی جلد از جلد وصولی کے لئے ہر قدر کوشش فرمائیں اور انتہائی سعی کریں کہ وعدے ۳۱ جولائی تک سو فیصدی ادا ہو جائیں۔

ایسے احباب جو اپنے وعدے ۳۱ جولائی تک پورے ادا کر دیں گے ان کے نام خاص طور پر دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

(انچارج دفتر وقف جدید)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا۔ کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ ۱۵۔۲۰ زمیندار ملکر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دیدیا کریں۔ تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپیہ ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کا ⅘ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ⅕ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ⅕ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ⅖ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اول زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا۔ اور پنجم مختص بالذات۔ اول دوم سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ یعنے ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی۔ چہارم اور پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپیہ ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں ان کی رقم سے جمع شدہ وظیفہ ان کے نام ہوگا اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیں گے ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ بمد پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ ارسال فرمایا کریں۔ والسلام

(ناظر تعلیم)

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کا جولائی نمبر

ماہ جولائی کے ایشو میں ایک اہم مضمون جو ڈاکٹر کینٹ ویل سمتھ کی کتاب "اسلام زمانہ حال میں" پر ایک مفصل تنقید ہے شائع ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب منٹریال (کینیڈا) کی میکگل یونیورسٹی کے مذاہب عالم کے پروفیسر اور اسلامی علوم کی درسگاہ کے ڈائریکٹر ہیں اور اسلامی علوم پر وسیع نظر رکھتے ہیں۔ یہ مضمون خاص اہمیت کا حامل ہے۔ احباب جماعت یہ پرچہ خصوصیت سے پڑھیں اور دیگر احباب کو پڑھائیں۔ قیمت فی پرچہ ایک روپیہ دفتر ریویو ربوہ سے حاصل کریں۔

(مینیجر ریویو آف ریلیجنز — ربوہ)

دار القضاء کی طرف سے اعلان

خاکسار ڈیڑھ ماہ کے لئے رخصت پر ربوہ سے باہر جا رہا ہے۔ اس لئے دفتر قضاء کے ساتھ صرف "ناظم دار القضاء ربوہ" کے پتہ پر خط و کتابت کی جایا کرے۔ کسی کا نام نہ لکھا جائے۔ ورنہ جواب میں تاخیر ہوگی۔ بلکہ کبھی بھی ذاتی نام پر دفتری امور سے متعلقہ خط نہ لکھا جایا کرے۔

(ناظم دار القضاء)

عراق - تاریخی وسیاسی پس منظر

عراق جس کے دارالسلطنت بغداد میں پیر کی صبح موجودہ حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا شاہ - ان کے چچا اور ولی عہد امیر عبدالالہ اور بوڑھے وزیر اعظم نوری السعید کو ہلاک کر کے ان کی نعشیں جلا دی گئیں اس کا کل رقبہ ۱۱۶۰۰۰ مربع میل ہے اور آبادی پچاس لاکھ کے بین بین ہے - عراق کا بیشتر حصہ ریتلے میدانوں پر مشتمل ہے - اس کے شمال میں موصل واقع ہے - جہاں تیل کے چشمے ہیں - موصل بصرہ سے جو عراق کی مشہور بندرگاہ ہے اور کوئی پانچ سو میل دور واقع ہے - ریل کے ذریعہ ملا ہوا ہے - موصل ریل کے ذریعہ ترکیہ سے ملا ہوا ہے (چنانچہ بصرہ سے براہ راست ریل کے ذریعہ یورپ کا سفر کیا جاتا ہے)

عراق دنیا کی بعض قدیم ترین تہذیبوں کا گہوارہ رہا ہے اور دجلہ و فرات کی وادی نے تہذیبوں کے عروج و زوال کے جو مناظر دیکھے ہیں دنیا کے کسی اور ملک نے شاید ہی یہ مناظر دیکھے ہوں تاریخ شاہد ہے کہ سومیرا اور آشور کی سلطنتوں کو یہیں پروان چڑھنا نصیب ہوا - بابل اور نینوا کی قدیم تہذیبیں بھی اسی وادی کی آغوش میں پلیں اور پرورش پائیں - بابل کی کھدائی کے آثار سے ظاہر ہوتا ہے کہ آج سے پانچ ہزار سال قبل عراق کی سرزمین تہذیب و تمدن کے کئی منازل طے کر کے بام عروج کو پہنچ چکی تھی چنانچہ سومیری تہذیب میں علم ہندسہ ..... علم ہیئت و اقلیدس کو بڑی اہمیت حاصل تھی اور مصر یونان اور کریٹ کا تمدن بھی اس سے کافی متاثر ہوا - اس دور کی آزادی افکار کا ثبوت اس امر سے مل سکتا ہے کہ ۲۱۰۰ ق م میں یہاں کے قوانین کے مطابق عورت کو ہر لحاظ سے مرد کے برابر حقوق حاصل تھے - آج سے ۱۳ سال قبل ۱۹۴۵ء میں شمالی عراق میں تل حسنی کے قریب جو پرانے کھنڈرات ملے ہیں ان سے پانچ ہزار سال ق م کے تمدن کے آثار ملتے ہیں - اسی طرح ۱۹۴۹ء جب اُر کے قدیم شہر سے چودہ سو میل جنوب کی جانب تل ابوشہرین میں جو کھنڈرات معلوم ہوئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ایڈو - سومیر سلطنت کا سب سے پرانا شہر تھا - کوئی ڈھائی ہزار قبل ایران کے ہخامنشی حکمرانوں نے عراق پر قبضہ کیا اور اس طرح عراق صدیوں ایرانی مملکت کا جزو رہا - چنانچہ ساسانی بادشاہ یزدگرد کا دارالحکومت مدائن بھی عراق ہی میں واقع تھا اور عربوں نے خلیفہ دوم حضرت عمرؓ بن خطاب کے زمانے میں مدائن ہی لے کر اس سلطنت کا خاتمہ کیا -

عربوں نے جب عراق فتح کیا تو یہاں کی تہذیب پر جو اس وقت تک ایرانی تہذیب سے متاثر تھی عرب تہذیب نے گہرا اثر ڈالا - اتنا گہرا کہ یہاں کے باشندوں نے اسلام اور عربی کو اپنا لیا - سلطنت عباسیہ نے اپنا مرکز خلافت بھی بغداد ہی کو چنا (بغداد باغ داد کا مخفف ہے) - سلطنت عباسیہ کے دارالحکومت میں الف لیلہ کا شہر بغداد عرب تہذیب و تمدن کا گہوارہ بن گیا - اس خاندان نے چھ سو سال تک یہاں حکومت کی ۱۲۵۸ء میں ہلاکو خاں نے بغداد پر حملہ کیا اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی - اس ہنگامے میں عباسی خاندان کا آخری فرمانروا مارا گیا اور اس طرح کچھ عرصہ تک یہاں منگولوں کی حکومت قائم رہی - منگولوں کا زوال ہوا تو عراق میں طوائف الملوکی پھیلی - سولہویں صدی میں سلطان سلیم نے عراق کو سلطنت ترکیہ میں شامل کر لیا - اور ۱۹۱۹ء تک یعنی پہلی جنگ عظیم کے آخر تک عراق پر ترکیہ ہی کی عملداری رہی اس دوران میں ایران کی صفوی سلطنت اور عثمانی ترکوں کے مابین عراق میں خونریزیاں بھی ہوئیں - پہلی جنگ عظیم کے خاتمے پر مکہ کے شریف حسین نے برطانیہ کی انگیخت پر ترکوں کے خلاف بغاوت کر دی - چنانچہ عراق اور اردن کو شریف حسین کے بیٹوں فیصل اول اور امیر عبداللہ الہاشمی کے ماتحت آزادی دے دی گئی ۱۹۲۴ء میں عراق کا نیا آئین منظور ہوا - اس آئین کے تحت عراقی پارلیمان دو ایوانوں پر مشتمل ہے - سینات اور ایوان نمائندگان - سینات کے ممبر بادشاہ کے نامزد ہوتے تھے - اور ایوان نمائندگان کے ارکان منتخب کئے جاتے تھے فیصل اول کے انتقال پر شاہ غازی برسراقتدار آئے - انہوں نے ۳۲ء سے ۳۹ء تک حکومت کی مگر ایک موٹر کے حادثے میں ہلاک ہوئے - اس وقت فیصل ثانی کم عمر تھے - اس لئے امیر عبدالالہ ریجنٹ بنائے گئے اور فیصل کو تعلیم و تربیت کے لئے انگلستان بھیجا گیا - ابھی کوئی سال ڈیڑھ سال ہوا تھا کہ شاہ کی رسم تاج پوشی ادا کی گئی اور امیر عبدالالہ ولیعہد بنائے گئے۔

نوری السعید

پستہ قد گھٹیلا جسم بڑے بڑے کان سیاہ لیکن گھنی بھنویں موٹے موٹے لب جو کھلے رہتے تھے سیاہ آنکھیں جو اس تیزی سے حرکت کرتیں جیسے فوراً ہر بات کی تہہ تک پہنچنا چاہتی ہیں - یہ تھے ستر سالہ نوری السعید جو چودھویں بار عراق کے وزیر اعظم بنے وہ ایک گرگ باران دیدہ یا گرم و سرد چشیدہ بوڑھا ریچھ دکھائی دیتے تھے وہ سیماب صفت تھے جب وہ کسی بات کو ناپسند کرتے تھے تو اپنی ناپسندیدگی کو اخلاق و مروت کے پردے میں نہیں چھپاتے تھے - ان کی حیثیت اس ماہر انجینئر کی سی تھی جنہیں اپنے ملک کی مشنری کے ہر پرزے سے واقفیت حاصل ہو اور وہ یہ جانتے ہوں کہ کس وقت کون سی کل کو حرکت میں لانا چاہیئے اس لئے وہ کسی مشورہ یا ترغیب کو بے صبری سے رد کر دیتے تھے عراق میں وہ "پاشا" کہلاتے تھے (۱۹۰۶ء میں وہ ترکیہ کی فوج میں لفٹننٹ تھے) آج سے نصف صدی قبل عرب محب وطن جعفر العسکری کے ساتھ مل کر انہوں نے سلطنت عثمانیہ کے خلاف سازش کی تھی اور پہلی جنگ عظیم کی بغاوت میں امیر فیصل کی طرفداری کرتے ہوئے اونٹ پر بیٹھ کر لڑائی میں حصہ لیا تھا۔

نوری السعید کہا کرتے تھے کہ اپنی زندگی میں وہ سب سے زیادہ ایک جرمن کرنل فان لاسو سے متاثر تھے جس کے تحت وہ پہلی جنگ عظیم کے وقت ایک نوجوان ترکی افسر کی حیثیت سے قسطنطنیہ میں فوجی سبق لیا کرتے تھے - ان کی نصیحت یہ تھی کہ دفاع کے سلسلہ میں جو بھی وسائل میسر آئیں - انہیں بروئے کار لایا جائے اور اپنا دل و دماغ اور توانائی استعمال کی جائے -

نوری السعید کہتے تھے کہ میں نے ساری عمر اسی مشورے پر عمل کیا - میرا نظریہ یہی ہے کہ تخیل پسند نہ ہو اور وقت پر جو بھی میسر ہو - اس سے کام لو موقعہ ہاتھ سے نہ گنواؤ - وہ کہا کرتے تھے کہ عربوں اور ترقی یافتہ اقوام کے مابین جو فصل حائل ہے وہ دور ہوتے ہوتے دور ہوگی - اس کے لئے صدیاں درکار ہوں گی - عرب قائدین کو خطرناک انقلابی تبدیلیوں سے احتراز کرنا چاہیئے - عوام کے اذہان اور زندگی کو جلد سے جلد بدلنا خطرے سے خالی نہیں آپ کسی دو دن کے نوزائیدہ بچے کو طاقت کا انجکشن دے کر دس سالہ بچہ نہیں بنا سکتے - اگر کسی طرح آپ کامیاب ہو جائیں تب بھی وہ نارمل بچہ نہیں ہو سکتا تاریخ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی اگر میں عوام کے جذبات سے اپیل کرکے قومی مفادات کو قربان کر دوں ایک چھوٹے سے ملک کے لئے غیر جانبداری خطرناک کھیل ہے - عراق مغربی یا مشرقی بلاک کو فوجی طور پر روک نہیں سکتا - اگر ہم غیر جانبدار ہو جائیں تو نتیجہ زمین کے اندر رہے گا - زمین پر غربت رہے گی اور اشتراکیت کو فتح حاصل ہوگی -

نیلی آنکھوں والے نوری السعید کی کہانی الف لیلہ کی کہانی سے زیادہ عجیب ہے - آج سے تین صدیاں قبل بغداد کی مسجد کا ایک ملا لولو نامی تھا - ایک دن ایرانی فوج بغداد پر حملہ آور ہوئی اور اس مسجد کو بھی پامال کر دیا - لولو سلطان ترکیہ کے پاس فریاد لے کر پہنچا - مگر بغداد سے ترکیہ وہ پیدل چھ ماہ میں پہنچ سکا - شاہ ترکیہ کو بڑا غصہ آیا اور اس نے لولو کے ساتھ ہی فوج بھیجدی - مگر اتنے عرصہ میں لولو کے گھر والے مارے جا چکے تھے - شاہ ترکی نے تلافی کے طور پر لولو کی شادی ایک ترک لڑکی سے رچادی اور خاندان کو ماہانہ وظیفہ مقرر کر دیا - نوری السعید لولو ہی کی اولاد سے ہیں نوری السعید ۱۸۸۸ء میں پیدا ہوئے ان کے والد سید آفندی آڈیٹر تھے - نوری نے ابتدائی تعلیم مقامی ترکی فوجی اسکول میں پائی - بارہ سال کی عمر میں انہیں ٹائیفائڈ ہو گیا مگر بغداد کے واحد ڈاکٹر نے ان کی جان بچائی اور وہ قسطنطنیہ روانہ ہوئے - وہ ایران کے ایک سرحدی گاؤں میں پلاٹون کمانڈر بنائے گئے - یہیں ان کی ملاقات جعفری العسکری سے ہوئی اور دونوں اتنے گہرے دوست بنے کہ ایک دوسرے کی بہنوں سے شادی کی - نعیمہ سے فیض حیات سے نوری السعید کے دو لڑکے ہوئے شادی کے بعد ہی بلقان میں لڑائی شروع ہو گئی اور نوری محاذ پر چلے گئے پھر نوری السعید نے عراق کو ترکیہ سے آزاد کرانے کی مہم میں حصہ لیا اور جنگ کے بعد شاہ فیصل کی تخت نشینی میں حصہ لیا ۱۹۳۰ء میں وہ پہلی بار وزیر اعظم بنے - اس کے بعد وہ کئی بار وزارت عظمیٰ پر فائز ہوتے رہے - ۱۹۵۰ء میں انہوں نے عراق پٹرولیم کمپنی کو ۵۰ فیصد رائلٹی دینے پر آمادہ کیا - اس کے بعد وہ عراق کی تعمیر و ترقی کی جانب متوجہ ہوئے -

---

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

اردن نے متحدہ عرب جمہوریہ سے سفارتی تعلقات منقطع کرلئے

شاہ حسین کی طرف سے امریکی فوج بھیجنے کی درخواست

عمان ۱۷ر جولائی - اردن نے متحدہ عرب جمہوریہ سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کے فیصلہ کا اعلان کیا ہے - دریں اثنا کل اردن کے شاہ حسین نے بتایا کہ ہیں نے امریکہ سے کہا ہے کہ وہ اپنی فوج اردن بھیجے - توقع ہے کہ یہ فوج جلد ہی اردن پہنچ جائے گی۔

شاہی محل میں اخباری نمائندوں کے سوالات پر شاہ حسین نے کہا " دو روز قبل ایک سازش کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی گئی۔ تخریبی اور غیر ملکی عناصر کی شہ پر اگر یہ سازش کامیاب ہو جاتی تو اردن میں خونریزی کی ہوتی " شاہ حسین نے کہا اردن نے برطانوی فوجوں کے لئے درخواست کی تھی جو ہمیں امن قائم کرنے اور سازشوں اور نواحی ملکوں کے تخریبی عناصر کے اقدامات کو ناکام بنانے میں مدد دینے کے لئے اردن پہنچ چکی ہیں۔

ایک اور سوال پر شاہ حسین نے کہا " یہ درست ہے کہ ہم نے امریکی فوجوں سے اردن پہنچنے کے لئے کہا ہے اور ہمیں توقع ہے کہ وہ جلد پہنچ جائیں گی۔

شاہ حسین نے کہا: عراق کے شاہ فیصل کے انتقال کے بعد میرا یہ آئینی فرض تھا کہ عراق اور اردن کی یونین کی قیادت سنبھالوں۔ عراق میں امن بحال کروں اور اس امر کا اطمینان حاصل کروں کہ جو خون بہایا گیا ہے اور عربوں کی آزادی کے تحفظ کے لئے جو کوششیں کی گئی ہیں وہ رائیگاں نہ جائیں۔ اس کے لئے مسلسل جد و جہد کی ضرورت ہے۔ اور خدا کے فضل سے ہم اپنا فرض پوری ہمت و استقلال کے ساتھ انجام دیں گے۔

شاہ نے کہا - بدی کی غیر ملکی طاقتوں نے گزشتہ چند دنوں میں اردن کی آزادی امن اور سالمیت کو خطرہ میں ڈالنے کی کوششیں کی ہیں۔ ان کوششوں کو ناکام بنانے کے لئے ہم نے اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق اپنے حلیفوں سے امداد طلب کی ہے۔ ہماری درخواست پر جو فوری کارروائی ہوئی اس سے ہمارا یہ عزم اور راسخ ہو گیا ہے کہ ہم اپنی آزادی اور سالمیت کے تحفظ کی کوششیں جاری رکھیں گے اور عربوں کو مظالم اور غیر ملکی تسلط سے محفوظ رکھنے کے مشن میں کامیاب ہو جائیں گے۔

متحدہ عرب جمہوریہ سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کے متعلق اردن کے اعلان میں بتایا گیا ہے - عرب یونین کی وزارت خارجہ نے متحدہ عرب جمہوریہ کے سفارت خانہ کو مطلع کیا ہے کہ عرب جمہوریہ کی طرف سے نئی عراقی حکومت کو تسلیم کر لینے کے باعث متحدہ عرب جمہوریہ سے سیاسی تعلقات ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

لبنان میں امریکی فوج کے پاس ایٹمی ہتھیار نہیں

بیروت ۱۷ جولائی - باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق لبنان میں جو امریکی فوجیں اتری ہیں ان کے پاس ایٹمی ہتھیار نہیں - تاہم ان ذرائع نے مزید کہا کہ امریکہ کے چھٹے بحری بیڑے کے پاس جو لبنان کے ساحل کے قریب موجود ہے ایسے اسلحہ یقیناً موجود ہیں۔

اس وقت تک جو امریکی فوج لبنان پہنچ چکی ہے - اگرچہ سرکاری ذرائع سے اس کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی ہے - لیکن باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق امریکی فوجوں کی تعداد دس ہزار کے لگ بھگ ہے یہ فوج ہر قسم کی لڑائی کی صلاحیت رکھتی ہے اور اس کے پاس بھاری توپ خانہ اور اسلحہ موجود ہیں۔

اس کے علاوہ جو امریکی فوج ترکیہ کے شہر عدانہ میں اتاری گئی ہے وہ بھی چند دنوں کے نوٹس پر لبنان بھیجی جا سکتی ہے اس فوج کے پاس جدید ترین ہتھیار اور لڑاکا طیارے موجود ہیں - لبنان اور ترکیہ دونوں ملکوں میں مقیم امریکی فوج کی کمان ایڈمرل ہالوڈے کے سپرد ہے - کل آپ سے دریافت کیا گیا ہے کہ آیا وہ فوجی نقل و حرکت کے سلسلے میں حکومت لبنان سے مشورہ کریں گے - اس پر ایڈمرل ہالوڈے نے کہا کہ فوجی منصوبہ بندی کا کام میں خود سر انجام دوں گا۔

دریں اثنا صدر آئزن ہاور کے خاص ایلچی مسٹر رابرٹ مرفی نے لبنانی لیڈروں سے بات چیت کل بھی جاری رکھی - باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق حکومت لبنان متحدہ عرب جمہوریہ کے سفیر مسٹر عبد الحمید غالب کو ناپسندیدہ قرار دے کر ملک سے نکال دے گی۔

عراق معاہدۂ بغداد سے الگ ہو گیا

متحدہ عرب جمہوریہ میں شمول کا امکان

برلن ۱۲۹ر جولائی - مشرقی جرمنی کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے بغداد ریڈیو کے حوالے سے بتایا ہے کہ عراقی حکومت نے معاہدہ بغداد سے علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے - ریڈیو نے کہا کہ حکومت نے بغداد میں موجود تمام غیر ملکی سفیروں کو اس اقدام سے آگاہ کر دیا ہے۔

ایجنسی فرانس نے باخبر حلقوں کے ذرائع سے بتایا ہے کہ صدر ناصر آج عراق اور متحدہ عرب جمہوریہ کی وفاقی یونین کی تشکیل کا اعلان کر دیں گے۔

یاد رہے کل دمشق میں عراق اور متحدہ عرب جمہوریہ نے ایک معاہدے پر دستخط کئے تھے - جس کے تحت دونوں ملکوں میں قریبی فوجی، اقتصادی، سیاسی اور ثقافتی تعاون کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں گے۔ اس معاہدے پر نئی عراقی حکومت کے نائب وزیر اعظم جنرل عبد السلام عارف نے دستخط کئے۔

کل دمشق میں متحدہ عرب جمہوریہ کے وزراء کے ایک اجلاس میں خارجہ پالیسی سے متعلقہ امور اور مشرق وسطیٰ میں اینگلو امریکی فوجوں کے داخلے کے پیش نظر مصر کی پوزیشن پر غور کیا گیا۔

عراق میں شاہی املاک ضبط

لندن ۱۷ر جولائی - بغداد ریڈیو کی اطلاع کے مطابق عراق کی حکومت نے تمام شاہی املاک ضبط کرنے کا حکم دیا ہے۔ حکم میں لکھا گیا ہے کہ جو شخص شاہی املاک کے متعلق اطلاع نہیں دیگا اسے پانچ سال قید اور کم سے کم پانچ سو دینار جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

حکم میں شاہی خاندان پر الزام لگایا گیا ہے کہ اس نے اپنی پوزیشن سے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ ضبط شدہ تمام املاک وزارت خزانہ کے نام رجسٹر کی جائیں گی۔

بھارت عراقی جمہوریہ کو تسلیم کر لے گا

نئی دہلی ۱۲/ر جولائی ۔ بھارتی حکومت کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اگر غیر ملکی طاقتوں نے عراق کی نئی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تو بھارت ضابطے کی کارروائی کی پرواہ کئے بغیر نئی حکومت کو فوراً تسلیم کر لے گا۔

ترجمان نے بھارتی کابینہ کی امور خارجہ کی سب کمیٹی کے ایک ہنگامی اجلاس کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا کہ عراق کی نئی حکومت نے اب تک بھارت سے یہ رسمی درخواست نہیں کی ہے کہ اسے تسلیم کر لیا جائے۔ ترجمان نے کہا ــــ لیکن اگر غیر ملکی طاقتوں نے اس حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی یا ہمیں ایسی کسی کوشش کا واضح ثبوت مل گیا تو ہم عراق کی طرف سے درخواست کا انتظار کئے بغیر نئی حکومت کو تسلیم کر لیں گے۔

پاکستان تین دن سوگ منائے گا

کراچی، ۱۷ر جولائی۔ حکومت پاکستان نے پیر سے تین دن تک شاہ فیصل کا سوگ منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس دوران میں تمام سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم سرنگوں رہے گا اور کوئی سرکاری تقریب منعقد نہیں کی جائیگی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳